رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۴ | ۱۵ فروری سنہ ۱۹۲۸ء مطابق ۲۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد دوم

نظم

KHILAFAT LIBRARY

اپنی بہنوں سے

(از محترمہ امۃ الحفیظ شبنم ماندلے (برما))

فضل عمرؓ کا عہد ہے — اور یہ سعادت عہد ہے
فرمایا شہ نے عہد ہے — تم کو پلانا شہد ہے

لو تم بھی پیتی جاؤ ہاں
ہو خشک لب یا تر دہاں

ہو علم سے آراستہ — اسلام سے پیراستہ
پستی کا چھوڑو راستہ — بہنوں! خدا کا واسطہ

اب نیند سے بیدار ہو
آنکھیں کھولو ہوشیار ہو

دین خدا بھی ایک ہے — قرب و رضا بھی ایک ہے
راہ خدا بھی ایک ہے — روز جزا بھی ایک ہے

پھر کیوں رہیں پیچھے قدم
مردوں سے کیوں رہ جائیں کم

یہ کہہ رہے ہیں اشقیاء
اور گاڑو جھنڈا اوم کا
اسلام کو کر دو فناء
دو بت پرستی کو جلا

یہ دیکھ سکتی ہو بھلا؟
غیرت سے تو پوچھو ذرا

کیسی سواری آگئی
شدھی کی آری آگئی
سنگت کی لاری آگئی
اُٹھو تیری باری آگئی

ہشیار رہو ہشیار ہو
بیدار رہو بیدار ہو

بہنو! اُٹھو نام خدا
بڑھ کر کرو دولت فدا
اس فرض کو کر دو ادا
ہر سمت سے آئے ندا

لے بی بیو! صد مرحبا
لے بی بیو! صد مرحبا

دار الامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع اہل بیت پٹھان کوٹ تشریف لے گئے تھے ایک ہفتہ کے اندر واپس آگئے اب آپ مع اہل و عیال دریا کے کنارے موضع عمالے متصل پھیرو چیچی تشریف لے گئے ہیں :

ریلوے لائن کی پختہ سڑک بٹالہ سے شروع ہے دو ایک روز تک قادیان پہنچے گی — سروے کے بعد پھر لائن بنانے کا کام شروع ہوگا :

مصباح میں اشتہار دو

مصباح خدا کے فضل سے خواتین میں نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے اسمیں زنانہ مذاق و ضرورت کی چیزوں کا اشتہار دینے والوں کو بہت نفع ہوگا۔ انشاء اللہ

اجرت شرح کا نقشہ

بار	صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم
۲۴ بار	۴۰ روپے	۲۵ روپے	۲۰ روپے	۱۳ روپے
۱۲ بار	۲۴ روپے	۱۸ روپے	۱۲ روپے	۸ روپے
۶ بار	۱۸ روپے	۱۰ روپے	۷ روپے	۵ روپے
۳ بار	۱۰ روپے	۶ روپے	۴ روپے	۳ روپے
یک بار	۴ روپے	۲½ روپے	۱½ روپیہ	ایک روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء

ریزرو فنڈ کی تحریک

چند ماہ ہوئے عاجزہ نے ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کے چندہ کی مبارک تحریک کے متعلق جو حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ نے تائید ایزدی سے کی تھی۔ یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ احمدی بہنیں بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ تا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہم سب کے شامل حال ہو۔ یہ امر مسلّم ہے۔ کہ بنی نوع انسان۔ بالخصوص اہل اسلام۔ جب اپنی جنس میں سے کسی ایک کو مفید اور نیک کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ تو اس کے دل میں بھی ایک حریصانہ لہر اٹھتی ہے۔ اور اس وقت اس کی یہی خواہش و آرزو ہوتی ہے۔ کہ میں ان سب سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لوں۔ اس امر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عاجزہ نے جناب محترم ایڈیٹر صاحب سے درخواست کی تھی۔ کہ اخبار مصباح میں مستورات کی طرف سے ریزرو فنڈ کے چندہ کی لسٹ کھولیں۔ اور ان سب خواتین کے اسماءِ گرامی درج فرمائیں۔ جنہوں نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا ہے۔ تاکہ سب احمدی بہنیں اس مبارک تحریک میں حصہ لیکر ثواب عظیم کی مستحق ہوں۔ اب پھر یہ عاجزہ ریزرو فنڈ کے متعلق اپنی عزیز بہنوں کی توجہ منعطف کراتے ہوئے ایک عاجزانہ تحریک پیش کرتی ہے۔ جو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بارآور ہوگی۔

بہنوں سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مردوں میں تقریر فرماتے ہوئے تحریک فرمائی ہے۔ کہ غیر احمدیوں سے ریزرو فنڈ میں چندہ لیا جائے اور ایسے لوگوں کے نام مانگے تھے۔ جو ایک ہزار سے لیکر پانچ ہزار تک چندہ جمع کریں۔ اور جو اسقدر جمع نہ کر سکیں وہ ایک سو سے لیکر ایک ہزار روپیہ تک چندہ جمع کریں۔ اور جو اتنا بھی نہ کر سکیں وہ دس سے لیکر پچاس روپیہ تک چندہ جمع کریں۔ ہمارے مردوں نے ماشاء اللہ اپنے پیارے امام کی مبارک آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ایمان و اخلاص کا ثبوت دیا۔ اور اس موقعہ پر بہت سے مخلصین کے کثیر حصہ نے اپنے نام لکھوائے۔ اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور خدا تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ٹھہرے۔

اب میں احمدی بہنوں سے بادب پوچھتی ہوں۔ کہ کیا آپ اس تحریک سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرینگی۔ اور اس زریں موقعہ کو خاموشی سے گذار دینگی؟ کیا یہ ٹھیک نہیں کہ جو عہد ہمارے مردوں نے اپنے امام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرتے کیا تھا۔ وہی اور ٹھیک وہی عہد ہم نے کیا ہوا ہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ مرد تو ہر نیک کام میں سبقت لیجائیں اور [illegible] کی تحریک پر قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور

فرقہ نسواں الاماشاء اللہ۔ صرف منہ تکتا ہی رہے جیسے ہمارے مرد غیر احمدیوں سے میل جول رکھتے ہیں ویسے ہی ہم عورتیں بھی غیر احمدی مستورات سے واقفیت رکھتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مرد تو اپنے غیر احمدی دوستوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ اور عورتیں اس واقفیت سے کچھ فائدہ نہ اٹھائیں۔ یہ صرف ہماری سستی و کاہلی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے بندوں کے لئے انعام و اکرام کے دروازے کھول رہا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو سلسلہ حقہ کے اغراض کی تکمیل میں کوشش کر کے اپنے آپکو ان فضلوں کا وارث ٹھہرائیں۔ صرف ارادہ و ہمت درکار ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ ع

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

پس میں اپنی احمدی بہنوں کی خدمت میں اس مبارک تحریک کو پیش کرتے ہوئے عرض کرتی ہوں کہ کم از کم تیسری قسم میں ہی حصہ لیں۔ یعنی دس سے لیکر پچاس روپیہ تک غیر احمدی مستورات سے برائے تبلیغ اسلام چندہ جمع کریں (اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ جو بہنیں زیادہ چندہ جمع کر سکتی ہیں وہ نہ کریں) اور کمر ہمت باندھ کر اس وقت عہد کر لیں کہ ہم کم از کم پچاس روپیہ اکٹھا کر کے چین لیں گی۔ انشاء اللہ خدائے تعالیٰ آپکی کوششوں میں برکت ڈالیگا۔

اور ایسے ایسے فضل آپ پر کریگا۔ کہ آپ خود ہی دیکھ کر حیران ہونگیں۔ ناامید ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ مومن نا امید نہیں ہوتا خدائے تعالیٰ پر بھروسہ و یقین رکھتے ہوئے غیر احمدی مستورات کو ریزرو فنڈ میں چندہ دینے کے لئے تحریک کرتے ہوئے یہ امر سمجھا دینا چاہیئے۔ کہ یہ چندہ اچھوت اقوام و دیگر غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے پر خرچ کیا جائیگا۔ اب غیر احمدیوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں رہا کہ کل عالم میں اگر کوئی اس آڑے وقت میں اسلام کی خدمت کر سکتا ہے۔ تو وہ احمدی ہی ہیں۔ سو احمدی بہنوں کو بھی چاہیئے کہ اسوقت اسلام کی خدمت کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ احمدی عورتیں بھی اپنے مردوں سے پیچھے نہیں

آخر میں یہ عاجزہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت سیدنا امام کی مبارک آواز پر لبیک کہتے ہوئے عہد کرتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی غیر احمدی بہنوں سے دس سے لیکر پچاس روپیہ تک جمع کرنے میں سعی بلیغ کریگی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خدائے تعالیٰ ہم سب بہنوں کو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری کوششوں اور ارادوں میں برکت ڈالے۔ آمین والسلام

عاجزہ عنایت ثریا بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس۔ از کراچی

اعلان نکاح

خداداد احمدی طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول پسر شیخ مولاداد صاحب کا نکاح عائشہ بنت شیخ نورالدین صاحب احمدی دوکاندار قادیان سے ایکہزار مہر پر مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ جسمیں پانسو کا زیور شامل ہے۔ برخوردار خداداد چونکہ طالب علم ہے اس لئے اس کا ذمہ وار اُس کا والد ہے جو اسوقت موجود ہے۔

غیر ملکوں میں احمدی بہنوں کے اہم فرائض

احمدیت نے جو سب سے اعلیٰ اور افضل عنایات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم پر وارد کروائے ہیں ان میں سے اول الذکر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ ابی وامی) ۔۔۔۔ کے فرمودہ کے مطابق ہمارا اہم فرض یہ ہے کہ ہمارے اخلاق دنیا کی تمام قوموں سے افضل اور اعلیٰ ہوں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے پیارے مسیحؑ کے حکموں پر عمل درآمد کرنے والی ہوں۔ ہندوستان میں تو خیر مگر غیر ممالک میں ہم بہنوں کا رویّہ جداگانہ ہوگا اس سے میری مراد تمام غیر ممالک کی بہنوں سے ہے جو خواہ کہیں بھی ہوں۔ چونکہ ہماری تعداد غیر ممالک میں نسبتاً کم ہی ہوتی ہے اس لئے ہمارے اخلاق ایک ایسا تغیر چاہتے ہیں جو ہماری غیر احمدی بہنوں کے لئے نمونہ کا کام دیں۔ ہمارا کام غیر ممالک میں نہ صرف پیسہ کمانا ہی نہیں بلکہ اس سے افضل اور اہم فرض تبلیغ اسلام ہے۔ اور اسلام وہ مذہب ہے جس کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) دنیا میں سب سے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور جن کے اخلاق کی پیروی کو خدا تعالیٰ نے بھی لازمی اور لابد قرار فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ ۱۹/۲۱ چنانچہ ہم کو چاہیئے کہ ایسے اخلاق سے کام لیں جس سے تمام غیر عورتوں پر ایک ایسا اثر پڑے کہ وہ خود ہی مان اٹھیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم بیشک قابل تقلید ہے۔ سب سے اوّل ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر ایک سے حُسن اخلاق سے پیش آئیں۔ اپنی ہمسایہ بہنوں سے ہر طرح سے ہمدردی کریں۔ ان کی بیماری۔ تنگی ترشی ہر طرح کے آزاروں میں ان کی مددگار رہوں۔ اس بات کی تمیز خود ہی اثر کا موجب ہوگی کیونکہ ہماری غیر احمدی ہمسایہ عورت خواہ مخواہ اپنی کسی سہیلی سے اس امر کا ذکر کریگی جو اس کے دل کی اصل حالت کا نقشہ ہوگی اور علیٰ ہٰذا القیاس اس کا اثر آپ خود بہنیں ہی سوچیں کہ اپنی دوری میں احمدیت کی اشاعت کا رنگ حاصل کریگی اور دوسرے لفظوں میں ہمارا ہمسایہ عورت سے حسن اخلاق سے پیش آنا احمدیت کی تبلیغ ہوگی۔

دوسرا کام ہمارا یہ ہونا چاہیئے کہ تمام ایسی گرد و نواح کی عورتوں کو ان امور کی تلقین کریں جن سے ان کے قلوب میں ہماری عزت جگہ پکڑے عموماً دیکھا گیا ہے کہ غیر ممالک میں چونکہ کام کم کرنا پڑتا ہے اسلئے عورتیں غیر مناسب مجلسیں بٹھا کر ایسی بے معنی گفتگو شروع کر دیتی ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور اگر ایسی مجالس میں ہمارا بھی یہی رویّہ ہوگیا تو اس کا اثر برا ہوگا ہمارا یہ رویّہ ہونا چاہیئے کہ ان میں جا کر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے آگاہی کرائیں اور انکو اس امر سے منع کریں کہ فضول کام کرنے سے فارغ ہونے کے بعد ہمارا کام خدا کا نام لینا ہے اور اس امر کو سوچنا ہے کہ اپنی آخرت کیلئے کونسی چیز ہم تیار کر رہے ہیں ان باتوں کا بہتر ہوگا

کہ بفر خیالات ان کے دلوں سے دور ہو کر ان کے دلوں کو صاف کر دینگے اور یہی ایک سیڑھی ہوگی جس میں وہ راہ راست پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم مبارک پر غور کرینگی۔

ان تمام امور کے شروع کرنے کے لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم احمدی بہنیں اس امر کا تہیہ کرلیں کہ کم از کم اپنی ذات کیلئے ہم سے ایسی بات سرزد نہ ہوگی جو ہمارے آپس میں ہی تعلقات کو کشیدہ کرنے والی ہو۔

بالآخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سب بہنوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم سلامتی کے شہزادے کو مانتی ہوئے اخلاق محمدی (صلعم) کا اعلیٰ نمونہ بنیں اور اس امر کو ثابت کر دیں کہ اس زمانے میں یہ فضائل اسی کو حاصل ہو سکتے ہیں جو اس وقت کے امام پاک کو اس کی پاک تعلیم کے ماتحت قبول کر کے اپنی عاقبت کو سدھار لے۔ آمین ٭

خاکسارہ زینب اہلیہ بابو عبدالرحمن صاحب احمدی کسپالہ پرگنہ ٹا

دار الخواتین

۲۲ ؍ جنوری ۱۹۲۸؁ء کو اسلامیہ ہائی سکول امرتسر کے ہال میں ایک شاندار زنانہ جلسہ زیر صدارت جناب بیگم صاحبہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو اس غرض سے منعقد ہوا کہ امرتسر میں لاہور کی طرح ایک انجمن بنام انجمن دار الخواتین بنائی جائے اور یہاں بھی کام شروع کر کے ایسی کلاسیں کھولی جائیں جن میں حاجتمند اور نادار خواتین یا ویسے ہی کام سیکھنے کا شوق رکھنے والی خواتین کو قسم قسم کے ہنر سکھائے جائیں۔ مثلاً خیاطی خوشنویسی ڈرائنگ ۔ نرسنگ دستکاری کارچوبی کام مسلمی وغیرہ وغیرہ۔

ناپائدار ہستی اور اس کا فرض

آہ! انسانی زندگی کی حقیقت ایک بلبلۂ پانی کی مانند اور بالکل اسی کی طرح ناپائدار ہے۔ ادھر یہ خاکی پتلا ارشادِ "کن" کی تعمیل کرتا ہوا تماشا گاہِ دنیا میں قدم رکھتا ہے۔ زبانیں فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین کے گیت گاتی ہیں اور اُدھر معاً ہر ذرۂ عالم کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کہتا ہوا اسکی زندگی کا پردہ گرا کر سین ڈراپ کر دیتا ہے۔

آہ! کسقدر ناپائدار ہے یہ دنیا کتنی سبق آموز ہے اسکی ہر حرکت اور کیسا عبرتناک ہے اسکا انجام۔ مگر اکثر انسان اس میں ایسے غلطاں اور اسکے حصول کیلئے ایسے کوشاں ہوتے ہیں کہ باقی سب کچھ بھول کر صرف اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسکے رنج و رسا منظروں کو بالکل نظر انداز کر جاتے ہیں۔

کائنات کا ہر ذرہ، زندگی کا ہر انجام، اور ناپائداری کا یہ عالم، اگر ہم چشم بصیرت سے مطالعہ کریں تو ہمیں درس عبرت دیتا نظر آتا ہے۔ اعزہ و اقرباء کی مفارقتیں جنہیں ہم صدمہ عظیم اور رنج شدید سے ملقب کرتے ہیں اگر غور کریں تو یہ مفارقتیں ہمیں دکھ درد دینے کی غرض سے نہیں بلکہ ہماری بڑھتی ہوئی غفلتوں کے لئے تازیانہ، ہماری عشرتوں کے روک تھام کا بہانہ، اور ہمیں اس خود فراموشی سے ہوشیار کر کے

فرائض ہستی کی طرف توجہ دلانا مقصود قدرت ہے۔ کہ اے انسان تیری زندگی کا بھی بالآخر انجام تو یہ ہے تو کیوں اس چندروزہ زندگی پر نازاں، اور فرضیات سے غافل ہوا۔ ہاں! جلدی کر جو کچھ کرنا ہے اور سرمایۂ آخرت مہیا کر کہ تیرا وقت سفر بھی قریب ہے، اُس قول و قرار کے ایفا کی تدبیر کر کہ اب جلد سامنا ہونے والا ہے۔

آہ صد آہ! ہماری آنکھیں روز و شب کیسے کیسے حسرت ناک منظر دیکھتی ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتیں اور بدستور لہو و لعب میں مشغول ہیں۔

جب اس نفس غافل کو موت و مفارقت کی صورتیں قدرت بیدار کراتی ہے تو اسکی حد سے بڑھی ہوئی غفلت اسے اس راز کو سمجھنے ہی نہیں دیتی وہ اس موت فوت کو اپنی زندگی کا ایک انقلاب قرار دیتا ہے اور اسکی مفارقت کو اپنی بد قسمتی سے تعبیر کرتے ہوئے کچھ مدت یا عرصہ تک نالہ و بکا و آہ و زاری کر کے خاموش ہو جاتا ہے اور پھر یہ خیال نہیں کرتا کہ میرے لئے اس باب انقلاب میں کیا سبق درج تھا اور اب مجھے اپنے فرائض کی طرف کسقدر جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔

آہ! حاکم ازلی کا قول و قرار فراموش کر کے، اسکے حکموں کو بھول کر، اسکی یاد سے غافل ہو کر، اندھا دھند اس فانی دنیا کے پیچھے پڑا ہے اور پھر خوش و بے فکر ہے۔

اُف! سامان آخرت کچھ تیار ہوا نہیں، اور زندگی کی گھڑیاں بسرعت طے ہو رہی ہیں، عمر کا حصہ جلد جلد ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے، وقت رخصت قریب سے قریب تر ہوا جاتا ہے، مگر انسان ہے کہ بدستور غافل، اسکے اعمال نیک معرض التوا میں، اسکی بے توجہی کا وہی کیف وہی غفلتیں، وہی لاپرواہیاں اور وہی کوتاہیاں، وہی مشاغل دنیاوی۔

آہ! کوئی جھٹکا، کوئی انقلاب اور کوئی حادثہ اسکے ہاتھوں سے دامن دنیا چھڑا کر اسے خبردار نہیں کر سکتا۔

جو ہست ہوا اسکا نیست ہونا بالیقینی، جیسے یہ جسم خاکی ملا اسکی قضا لابدی اور جس نے ماں کے پیٹ کو دیکھا اسکے لئے قبر کا منہ دیکھنا لازمی ہے۔

مگر خوش نصیب اور لائق ستائش ہیں وہ ہستیاں جو اس چند روزہ قیام اور عارضی مقام میں عقبےٰ کو نہیں بھولتیں، دنیا میں ایسے ایسے مستحسن کام کر جاتی ہیں کہ صفحۂ دنیا پر ہمیشہ ضوفگن اور آنیوالوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔ آخرت کے لئے پیش اندیش توشہ فراہم کر لیتی ہیں اور دنیا میں بھی زریں یادگار چھوڑ جاتی ہیں۔

اے مولا! ہم غافل و عاجز گنہگار دلوں کو بھی از راہ تلطف توفیق بخش کر دامن دنیا چھوڑ کر عقبیٰ کی لو لگائیں تیری رضا کو ڈھونڈ لیں تیری خوشنودی

کو پالیں۔ اس فانی دنیا سے اپنی توجہ ہٹا کر دین کی لگن دل کو لگائیں اور تیرے حضور سُرخرو حاضر ہوں آمین ثم آمین ٭ عاجزہ امۃ الحفیظ بیگم از ماڈل ایریا

شکرِ الٰہی

انسان کو چاہیئے کہ جب اُس پر کوئی فضل نازل ہو تو وہ خدا تعالیٰ کا شکریہ بجا لائے۔ کیونکہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمتوں کو بڑھاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ وَلَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کہ مجھے قسم ہے اپنی ذات کی کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں زیادہ کروں گا اس لئے شکر کا درجہ صبر سے بڑھ کر ہے کیونکہ شکر انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت کرتا لیکن صبر تو خود بخود آہی جاتا ہے مثلاً ایک شخص کا کوئی عزیز مر جاتا ہے دولت لُٹ جاتی ہے تو وہ ابتداء میں بدحواس ہو جاتا ہے لیکن مایوسی مجبوراً صبر کا خوگر بنا دیتی ہے لیکن جب خدا ایک شخص کو بیٹا دیتا ہے یا غریب کو مالدار بنا دیتا ہے یا ایک ذلیل شخص معزز بن جاتا ہے تو وہ دفعۃً اسقدر مغرور اور خود پسند ہو جاتا ہے کہ اس حالت میں اُسے خدا یاد نہیں آتا اس لئے بعض بزرگوں کا قول ہے کہ صبر آسان اور شکر مشکل ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور شکر کرتا رہے چنانچہ ہمارے سیدو مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس بات کی بیعت لیا کرتے تھے کہ میں چاہے خوشی کی حالت ہو چاہے رنج کی ہر وقت اسکی رضا پر راضی رہونگا۔ ~~

ہو رنج و کلفت کہ بستر راحت۔ ہو عزو ذلّت کہ تخت عزت
رہونگا راضی قضا پہ اُسکی۔ کبھی نہ اس راہ سے ہٹونگا

لیکن زمانہ سلف میں صحابہ کرام رضٰ کا یہ حال نہ تھا اور ان کے سامنے تمام زمانے موجود تھے وہ بھی جس میں وہ سخت مفلس محتاج اور ذلیل تھے اور وہ بھی جس میں وہ دولت مند اور متموّل اور معزز ہو گئے تھے سو پہلے دور میں انہوں نے صبر کیا اور دوسرے دَور میں خدا کا شکر ادا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضٰ نے فرمایا کہ میں نے یتیمی میں نشو و نما پائی مسکینی کی حالت میں ہجرت کی۔ کھانے پر ابنۃ غزوان کا ملازم تھا اور جب وہ لوگ منزل پر اُترتے تھے تو اُنکے لئے لکڑیاں چُن لاتا تھا اور جب وہ اونٹ پر سوار ہوتے تھے تو اُن کی حُدی خوانی کرتا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب مذہب نے قوت حاصل کر لی اور ابو ہریرہ امام بن گیا ہے۔

ایک بار مدینے کے کچھ لوگ اُن کی خدمت میں آئے تو اُنھوں نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاؤ گھر سے کھانا مانگ لاؤ وہ گئے تو اُن کی والدہ نے تین روٹیاں زیتون کے تیل کے ساتھ بھیج دیں وہ سب کے سامنے رکھی گئیں تو حضرت ابو ہریرہ نے تکبیر کا نعرہ مارا اور کہا کہ اُس خدا کا شکر ہے جس نے روٹی سے ہمارا پیٹ بھرا حالانکہ اس سے پہلے ہماری غذا کھجور اور پانی کے سوا کچھ نہ تھی۔ فقط۔ راقمہ امۃ اللہ مبارکہ بنت مولوی نعمت اللہ خانصاحب گوہر بی اے قادیان

کفایت شعاری

میری مصباحی بہنو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مُدّت دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ مَیں بھی اخبار مصباح میں کوئی مضمون درج کراؤں - لیکن اپنی کم علمی کی وجہ سے مجبور تھی آخرکار ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ایک مضمون لکھا جو کفایت شعاری کے متعلق تھا اگر کوئی غلطی ہو تو معاف فرمائیں -

میری معزز بہنو! کفایت شعاری وہ چیز ہے جس نے جھونپڑوں کو محل ویرانوں کو گلزار اور کوڑوں کو باغ بنا دیا - غریبوں اور مفلسوں کو امیری دی - جس نے کفایت شعاری کی اس نے برباد گھروں کو آباد کر دکھایا - کفایت شعاری کیا ہے - دیکھ بھال کر خرچ کرنے کو کفایت شعاری کہتے ہیں - آمدنی سے کم خرچ کرنے کا نام کفایت شعاری ہے - احمدی بہنوں کو کفایت شعار بننے کی بڑی ضرورت ہے - جو بہنیں کفایت شعار ہوتی ہیں وہ گھر کو بنا کر دکھاتی ہیں - اور کم آمدنی میں بھی گھر کو دلہن بنا دیتی ہیں - لیکن جن میں کفایت شعاری کا مادہ نہیں ہوتا وہ آئے دن تنگی کے ہاتھوں پریشان رہتی ہیں - اور ہمیشہ مفلسی کا رونا روتی ہیں - دو پیسے ملے دو ہی اٹھا لئے چار ملے چار ہی خرچ کر ڈالے - آگے پیچھے کا کچھ بھی خیال نہ کیا - اب ضرورت پڑی تو لگیں بغلیں جھانکنے اور منہ تاکنے - لیکن کفایت شعار بہنیں کبھی خرچ سے تنگ نہیں آتیں - وہ اپنے سب کام بھی نکال لیتی ہیں اور چار پیسے بھی بچا لیتی ہیں - انہیں سب سُگھڑ کہتے ہیں ہر جگہ اور ہر گھر میں اُنکی واہ واہ ہوتی ہے - جہاں چار پیسوں کی ضرورت ہو وہاں تین پیسوں سے کام نکالو ایک بچا لو کسی اور وقت کام آئیگا - اگر سب ایکدم اُٹھا کر بیٹھ رہیں تو وقت پر ایک دوسرے کا مُنہ تاکنا پڑیگا - کفایت شعاری بڑی اچھی چیز ہے - بلکہ ہم احمدی بہنوں کو کفایت شعار ہونا ضروری اور لازمی ہے - کیونکہ اگر ہم لوگوں میں کفایت شعاری کا مادہ پیدا نہ ہوگا تو بڑی پریشانی ہوگی کیونکہ ہم لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ وغیرہ دینے سے مجبور و مایوس ہونگے اس لئے ہم لوگوں کو سب سے زیادہ کفایت شعار ہونا چاہیئے - تاکہ اسلام کی مدد میں کوتاہی نہ ہو - اور اپنے مسلمان تنگدست بھائی بہنوں کی امداد کر سکیں - اور اس وقت جو اسلام کی حالت ہے وہ آپکی نظروں سے بھی پوشیدہ نہیں - اور ہندو لوگوں کے ترقی یافتہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس روپیہ ہے - اور اس وجہ سے انکو گورنمنٹ کے پاس رسوخ ہے - انکے پاس روپیہ کہاں سے آیا؟ انکے پاس روپیہ متعدد طریق سے آیا جس میں سے ایک مسلمانوں کی فضول خرچی اور اُن کی کفایت شعاری بھی مسلمانوں نے اپنا تمام روپیہ فضول خرچی کے ذریعہ ہندوؤں کو دے ڈالا - اور جو انکا روپیہ تھا وہ بھی انہیں کے پاس رہا - لیکن کفایت شعاری سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بیماروں کے علاج اور بچّوں کی تعلیم میں کوتاہی کی جائے بلکہ اگر وہاں پر کوئی مُسرف بھی کہدے تو ایسے بخیل کہلانے سے اچھا ہے جو کہ بیماروں کا علاج نہ کرکے اس کی جان

سے ہاتھ دھوتا ہے۔ اور لڑکوں کو تعلیم نہ دیکر در در بھیک منگواتا ہے۔ پس چاہیئے کہ میانہ روی اختیار کریں تاکہ اپنے مولا کریم کے سامنے بخیلوں اور مسرفوں میں شمار نہ ہوں۔ فقط والسلام۔

عاجزہ عزیز فاطمہ از بھاگلپور
خواہر حقیقی مولوی نظام الدین صاحب طالبعلم بھاگلپوری

محبتِ خدا تعالیٰ و محبتِ خدمتِ دین
کو
اپنے دلوں میں ڈالو

مناظرِ محبت کیسے خوشنما ہیں۔ جن کے زبردست اثر سے دل بیتاب ہوجاتا ہے۔

باپ بیٹا۔ بہن بھائی۔ کنبہ۔ خاندان۔ ملازم و آقا۔ رعیت بادشاہ بھی اس محبت کے رشتہ میں جکڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ صرف انسان ہی نہیں بلکہ طیور۔ چرند۔ پرند حشرات الارض و آبی جانور تک اس رشتہ محبت میں پابہ زنجیر ہیں۔

محبت ہی سے باپ بیٹے بیٹی کا دلدادہ بھائی بھائی کا اور بہن بھائی میں پیار و الفت ہوتا ہے۔

ماں اپنے آرام آسائش کو اولاد پر نثار کر دیتی ہے۔

دیکھو جب تم ایک عرصہ کی جدائی کے بعد اپنے رشتہ داروں یا بیٹا بیٹی ماں باپ سے ملتی ہو تو اسوقت بچے مارے محبت کے تمہارا دامن پکڑ کر چمٹ جاتے ہیں۔ ماں اگر تم پر نثار ہوتی ہے۔ باپ باغ باغ ہوجاتا ہے۔ اور انکی ایک ہی بات سے تمہاری کوفت و صعوبت دور ہوجاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر ایک باغ ہے جس میں رنگ برنگ کے لہلہاتے پودے بہار دے رہے ہیں۔

اگر محبت نہ ہوتی تو دنیا کا کوئی کام نہ سُدھر نہ چل سکتا اور نہ انجام پا سکتا۔

جبکہ ایک محبت کے ذریعہ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے تو ہم کیوں نہ خدائے تعالیٰ کی محبت کو اپنے دلوں میں ڈال کر اس سے خدمت دین کی طاقت طلب کریں جیسا کہ ایک بیٹا بیٹی اپنے ماں باپ سے یا ایک بہن بھائی یا ایک بھائی دوسرے بھائی سے بذریعہ محبت اپنے مشکل کاموں کو سرانجام دیتے ہیں۔

اگر باپ کے دل میں بیٹی بیٹے کی یا بھائی کے دل میں بھائی کی یا بہن کے دل میں بھائی کی محبت نہ ہوتی تو وہ کیسے ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے یہ صرف ایک محبت ہی ہے جس کے ذریعہ سے دنیا کے سب کام چل رہے ہیں جب ایک انسان ایک انسان کی محبت سے اتنے کام چلا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس معبود حقیقی سے محبت کر کے اپنی مشکلات دینی کو سرانجام نہ دے سکیں گی دے سکیں گی اور ضرور انشاء اللہ۔

دیکھو جسطرح ایک بچہ اپنے ماں باپ کا دامن پکڑ کر چمٹ جاتا ہے اور اس کا وہ چمٹنا ماں باپ کے دلوں میں محبت کو دوگنا کر دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنے دلوں میں جذب کرنیکی کوشش کرو۔

سو جب ہم معبود حقیقی کی محبت کو اپنے دلوں میں جذب کرینگی تو پھر دینی خدمات کو خواہ وہ کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہوں بآسانی سرانجام دے سکیں گی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور خدمت دین کی محبت کو اپنے دلوں میں جگہ دیکر دوسروں سے بڑھ چڑھ کر

خدماتِ دین میں حصّہ لیں۔

مَیں اپنی معزز بہنوں پیاری سہیلیوں محترم خالاؤں کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتی ہوں۔ کہ خدماتِ دین کا فرض صرف مردوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ عورتیں بھی اس فرض کی ذمہ وار ہیں۔ اور ان کو اس طرف متوجہ ہو کر اپنے فرائض سے سُبکدوش ہونا چاہیئے۔

اسلام کا جسقدر رونا رویا جارہا ہے مسلمانوں پر جو جو مصیبتیں آرہی ہیں۔ قوم پر جیسی جیسی تکلیف پیش ہو رہی ہیں اس کی ذمہ وار ہم اور صرف ہم ہی ہیں کیونکہ مرد تو بفضلِ تعالیٰ اپنے فرضوں کو ادا کر رہے ہیں۔ ہم ہی ہیں۔ جو اس فرض سے بے خبر ہو رہی ہیں۔ کیونکہ جب تم دیکھتی ہو۔ کہ دنیا کا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام اسی وقت مزین طور پر سرانجام ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسکو مرد و عورت ہر دو ملکر کریں کوئی گھر بغیر عورت کے آباد نہیں ہو سکتا کوئی مرد عورت کی عدم موجودگی میں بچوں کی پرورش نہیں کر سکتا۔ کوئی مرد اسوقت تک ملازمت کے کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ گھر میں عورت گھر اور بچوں کو سنبھالنے والی نہ ہو۔ کوئی شخص اپنے گھر کو عورت کی عدم موجودگی میں ایسا مزین نہیں بنا سکتا جیسا کہ عورت کی موجودگی میں۔ اسی طرح کوئی عورت وہ آرام و آسائش جو اس کو مرد کی موجودگی میں ہوتے ہیں اسکی عدم موجودگی میں حاصل نہیں کر سکتی۔ حتیٰ کہ دنیا کا ہر ایک کام اسوقت مزین طور پر سرانجام ہو سکتا ہے جبکہ ہر دو اس کام میں شریک ہوں۔ سو اس سے ظاہر ہے کہ خدماتِ دین میں بھی جبتک ہر دو کام نہ کریں پوری فتح نہیں ہو سکتی۔

سو جب ہم اپنی کمزوریوں سے باخبر اپنی خرابیوں سے واقف اپنے نقائص سے آگاہ ہو جائیں ـــــ اور علاج کریں سمجھ جائیں اور تدارک کریں تو ہم وہ انعامات حاصل کر سکتی ہیں جسپر زمانہ فخر اور جہان ناز کریگا اور خدا راضی ہوگا۔

پس ہمیں خدماتِ دین میں حصہ لینے کے لئے پوری سعی کرنی چاہیئے اور اس میں بھی مردوں کا اسی طرح ساتھ دینا چاہیئے جیسا کہ دوسرے کاموں میں دیتی ہیں۔

ہماری جماعت کی بعض بہنیں تو بفضلِ تعالےٰ اس فرض کو بڑی سعی کے ساتھ ادا کر رہی ہیں لیکن اکثر بہنوں کے دلوں میں یہ کمزور خیال بسا ہوا ہے کہ وہ عورت ذات ہونے کی وجہ سے ایسے کاموں کو سرانجام نہیں دے سکتیں۔ ان بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اس خیال کو دلوں سے نکال دیں اور ہمت کریں اور خدمتِ دین کو اپنے اوپر اسی طرح فرض سمجھیں جیسا کہ مردوں کے لئے ہے ہم کو بھی خدا تعالےٰ نے مردوں کی طرح ہاتھ پاؤں دل و دماغ دیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ان سے پیچھے ہیں۔

پس صرف خدا تعالےٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ جب ہم اس وحدہٗ لاشریک کے حضور میں جسکے گیت زمین کا ہر ذرہ جنگل کا ہر پتہ درخت کی ہر شاخ آسمان کا ہر ذرہ شب و روز گا رہا ہے اپنے قصوروں کی معافی مانگتے ہوئے اور اپنی حالتوں پر روتے ہوئے جھک جائینگی تو ندامت کے آنسو اور عبودیت کا پسینہ ہمارے بیڑوں کو پار کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

وہ ہم سے دُور نہیں۔ ہمارے پاس ہے ہماری حمایت کو

موجود، ہماری آوازوں پر تیار، مدد مانگو تو مدد کرے گا طاقت طلب کرو تو طاقت دیگا۔

اب میں یہ دُعا کرتے ہوئے اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام بہنوں کے دلوں میں محبّتِ خدا و محبّت خدمتِ اسلام پیدا کر دے۔ اور ہمیں ہمارے ارادوں میں کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین ٭

(خاکسار سعیدہ صادق قادیانی)

بات چیت

معمہ حل کرنے والیاں

یکم فروری کے مصباح میں ایک حل طلب معمہ ساجدہ کی طرف سے چھپا تھا اسکا

حل:- **شمشیر**

مندرجہ ذیل ناظرات مصباح کی طرف سے وصول ہوا ہے

(۱) آر-بی گوجرانوالہ-(۲) ایم-بی بنت بابا احمد اللہ صاحب امرتسر (۳) ممتاز ہمشیرہ ظہور الحسن صاحب (امرتسر) (۴) کلثوم اختر زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب جہلم (۵) صدیقہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب سیالکوٹ (۶) اہلیہ عبد السلام صاحب سوداگر پوسٹ سیالکوٹ شہر (۷) شریف بیگم اہلیہ راجہ علی محمد صاحب میانوالی (۸) لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گجرات (۹) امۃ الرحمٰن ہمشیرہ مولوی مبارک احمد صاحب قادیان (۱۰) نواب بیگم بنت محمد عبد اللہ صاحب شہر سیالکوٹ (۱۱) سردار اختر کراچی (گذشتہ پرچہ کا معمہ انگور بھی حل کیا تھا) (۱۲) آمنہ بنت ملک مولا بخش صاحب۔

(۱۳) م-ب اہلیہ حکیم مرزا محمد شفیع صاحب لاہور (۱۴) فاطمہ خاتون دھن باجی (۱۵) امۃ الرحمٰن بنت خان نعمت اللہ خان انور قادیان۔

حل طلب معمہ

معمہ کراس ورڈ

۱	۲	۳	۴	۵	X	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	X	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	X	۲۰	۲۱
X	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	X	X	X
۲۶	۲۷	X	X	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۳۲	X	X	X	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶

دائیں سے بائیں

۱-ایک سے ۵ تک پانچ حرفی لفظ مماثل راستی یا دینداری

۲-۶ سے ۷ تک دو حرفی لفظ مماثل منہ چہرہ۔

۳-۸ سے ۱۱ تک چار حرفی لفظ مماثل مرغ ولا کے

۴-۱۲ سے ۱۴ تک سہ حرفی لفظ بمعنی عیب قبیحہ

۵-۱۵ سے ۱۹ تک پانچ حرفی لفظ مماثل عورتوں

۶-۲۰ سے ۲۱ تک دو حرفی لفظ مماثل جسم بدن

۷-۲۲ سے ۲۵ تک چار حرفی لفظ بمعنی برادر زادہ

۸-۲۶ سے ۲۷ تک دو حرفی بمعنی سال عمر

۹-۲۸ سے ۳۱ تک چار حرفی مماثل ہوا

۱۰-۳۳ سے ۳۶ تک چار حرفی مماثل مُو-بال

اوپر سے نیچے

۱-ایک سے ۱۵ تک مماثل سپرد خاک کرنا۔ تین حرفی

۲-۲ سے ۲۷ تک۔ ایک پھول۔ پانچ حرفی

۳-۳ سے ۲۳ تک چار حرفی لفظ بمعنی روشن

۵-۴ سے ۲۴ تک چار حرفی بمعنی حاجت ضرورت

۶-۶ سے ۲۰ تک تین حرفی مماثل اسباب

۷-۷ سے ۲۱ تک سہ حرفی ایک شہر

۸-۱۹ سے ۳۳ تک چار حرفی ایک مشہور بزرگ

۹-۲۹ سے ۳۴ تک دو حرفی بمعنی جیسا

۱۰-۳۰ سے ۳۵ تک دو حرفی بمعنی ایک

۱۱-۳۱ سے ۳۶ تک دو حرفی بمعنی شراب

۱۲-۲۶ سے ۳۲ تک دو حرفی بمعنی گلی

عنایت بیگم دختر منشی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم
حمید منزل سیالکوٹ ۴ر فروری ۱۹۲۸ء

—— (۲) ——

(۱) میں ایک کپڑا ہوں۔

(۲) میرا دوسرا چوتھا اور پہلا حرف ملنے سے ایک ایسا لفظ بنتا ہے جس سے ٹھنڈک ظاہر ہوتی ہے۔

(۳) میرا پہلا ساتواں دوسرا حرف غلام کے معنی دیتا ہے۔

(۴) میرا چھٹا تیسرا اور چوتھا ملکر اسلامی عبادت کا ایک حصہ ہے۔

(۵) میرا دوسرا چھٹا چوتھا اور تیسرا حرف ہندوستان کے ایک شہر کا نام بنتا ہے۔

(۶) میرا آٹھواں پانچواں چھٹا اور تیسرا ملکر تکبر کے معنی دیتا ہے۔

(۷) میرا پانچواں اور چوتھا حرف ملکر ایک جانور بنجاتا ہے۔

(۸) میرا چوتھا ساتواں اور آٹھواں ملکر جسم کا ایک حصہ بنجاتا ہے۔

(۹) میرا چوتھا ساتواں اور تیسرا ملکر تاریکی کو ظاہر کرتا ہے۔

(۱۰) میرا چھٹا ساتواں اور چوتھا حرف ملکر حملہ کرنیکے معنی دیتا ہے۔

(۱۱) میرا پانچواں ساتواں اور چوتھا ملکر ایک پینے والی چیز بنجاتا ہے۔

(۱۲) میرا پہلا پانچواں اور چوتھا ملکر ایک رشتہ ظاہر کرتا ہے۔

(۱۳) میرا ساتواں پانچواں تیسرا چوتھا ملکر ستارے کے معنی دیتا ہے۔

بتاؤ کہ میں کیا ہوں؟

الراقمہ - آمنہ ممتاز بنت ڈاکٹر محمد خانصاحب

جودھپور - مارواڑ

(۳)

۱- میں ایک پانچ حرفی لفظ ہوں۔ اور دنیا میں میرا ثانی کوئی نہیں۔

۲- میرا تیسرا اور دوسرا حرف ملکر حقارت پر دلالت کرتا ہے۔

۳- میرا چوتھا دوسرا اور تیسرا حرف ملکر مصیبت کے معنی دیتا ہے۔

۴- میرا تیسرا پہلا اور پانچواں حرف ملکر روشنی کے معنی دیتا ہے۔

۵- میرا پانچواں پہلا اور دوسرا حرف ملکر ایک کلام پر دلالت کرتا ہے۔

۶- میرا چوتھا اور دوسرا حرف ملکر افسوس کے معنی دیتا ہے۔

بتاؤ میں کیا ہوں۔ ناچیزہ حمیدہ خاتون - اٹکہ پور

(۴)

میں ایک پانچ حرفی کھانے کی چیز ہوں

۱- میرا ۱-۲-۳ حرف ملکر ایک بڑے حیوان کا نام ہے۔

۲- میرا ۴-۳ ،، ،، ایک رشتہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۳- میرا ۱-۲-۳ ،، ،، ختم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۴- میرا ۳-۲ ،، ،، طرف کے معنی دیتا ہے۔

۵- میرا ۲-۱-۳ ،، ،، ایک چبھنے والی چیز کا نام ہے۔

۶- میرا ۵-۴-۳ ،، ،، چال کے معنی دیتا ہے۔

۷- میرا ۴-۱-۳ ،، ،، حملہ کرنے کے معنی دیتا ہے۔

۸- میرا ۱-۳ پھر ا پھر ۳-۴ پانچواں حرف ملکر ایک قسم غذا کا نام ہے۔

امۃ الرحمن ہمشیرہ مبارک احمد فاضل معرفت دار الفضل قادیان

(۵)

۱- میں ایک ایسی اہم چار حرفی چیز ہوں جسکے توسط سے قرآن شریف کا فہم ہو سکتا ہے۔

۲- میرا پہلا چوتھا اور دوسرا حرف ملکر قافلہ بن جاتا ہے۔

۳- میرا پہلا چوتھا اور تیسرا حرف ملکر نقص کے معنی دیتا ہے۔

۴- میرا دوسرا چوتھا اور تیسرا حرف ملکر عیب کے معنی دیتا ہے۔

۵- میرا تیسرا چوتھا اور دوسرا حرف ملکر ایک پیدا گر عام پھل بنجاتا ہے۔

۶- میرا دوسرا، پہلا اور تیسرا حرف ملکر ایک ایسی صفت بنجاتا ہے جس کا ہر حاکم میں ہونا ضروری ہے۔

راقمہ شریف بیگم اہلیہ راجہ علی محمد صاحب. ای اے سی میانوالی

(۶)

۱- میں ایک چار حرفی چھوٹا سا جانور ہوں جسکا ذکر عام مگر حقارت سے کیا جاتا ہے۔

۲- میرا پہلا، چوتھا اور تیسرا حرف ملکر خواہش کے معنی دیتا ہے۔

۳- میرا دوسرا چوتھا اور پہلا حرف ملکر ایک ایسی چیز کے معنی دیتا ہے جس کا تعلق وقت سے ہے۔

مزید معمہ حل کرنیوالیاں { (۱) امۃ الرحمان دار الفضل قادیان (۲) قمر النساء بٹ علی گڈھ یونیورسٹی (۳) اختر عزیز بازار حکیماں لاہور (۴) وزیر بیگم سری نگر (۵) بشیر بیگم بنت احمد الدین سیالکوٹ

(۴) میرا دوسرا چوتھا اور تیسرا حرف ملکر خوشی کا مفہوم ہے۔

(۵) میرا دوسرا اور تیسرا حرف ملکر بعد کے مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) میرا تیسرا۔ دوسرا اور چوتھا حرف ملکر ایک ایسی چیز بنتا ہے جسکے سوا انسانی زندگی ناممکن ہے۔

(۷) میرا چوتھا اور تیسرا حرف ملکر افسوس کے معنی دیتا ہے۔

والسلام۔ لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گجرات پنجاب

(۷)

(۱) میں ایک چھ حرفی ایسی چیز ہوں جو کہ اکثر کھانے میں استعمال ہوتی ہوں۔

(۲) اگر میرا پہلا اور تیسرا حرف ملا دیا جائے تو میں اخیر کی معنی میں استعمال ہوتا ہوں۔

(۳) اگر میرا تیسرا چوتھا پانچواں حرف ملا دیا جائے تو میں کام کے معنوں میں استعمال ہوتا ہوں۔

(۴) اگر میرا چوتھا دوسرا پانچواں ملا دیا جائے تو میں ایک اوزار بنجاتا ہوں۔

(۵) چوتھا چھٹا تیسرا حرف ملا دیا جائے تو میں تعداد میں شمار ہوتا ہوں۔

(۶) اگر میرا پہلا چھٹا۔ دوسرا۔ چوتھا۔ تیسرا ملا دیا جائے تو میں ایک ہنرمند آدمی کہلاتا ہوں۔

(۷) اگر میرا تیسرا۔ دوسرا۔ پہلا۔ چوتھا۔ پانچواں ملا دیا جائے تو میں کسی قوم کا معبود بنجاتا ہوں۔ فقط

راقمہ خورشید از دہلی

(۸)

میں ایک پانچ حرفی لفظ ہوں اپنی صحیح حالت میں چراغ کے معنی دیتا ہوں نیز اہل لغت مجھے سبز شربت پینے والے پیالے کے معنوں میں بھی لیتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ میرے اعضاء کو توڑنے سے میرے مختلف نام اور معنی ہو جاتے ہیں چنانچہ میرے حروف میں سے۔

۲۔۱۔ کو ملانے سے ایک ایسی چیز بن جاتی ہے جس سے سلطنتیں تباہ ہو سکتی ہیں۔

۴۔۳۔ کو ملانے سے سنڈیسے کے معنی دیتا ہوں۔

۴۔۳۔ کو ملانے سے نماز حال اور والد کے معنی دیتا ہوں۔

۵۔۴۔۱ کو ملانے سے حضرت نوح کے ایک لڑکے کا نام بن جاتا ہوں۔

۳۔۴۔۲۔ کو ملانے سے دروازہ کے معنی دیتا ہوں۔

۲۔۳۔۵ کو ملانے سے طلوع آفتاب کا وقت بن جاتا ہوں۔

۱۔۲ کو ملانے سے چوسنے کے معنی دیتا ہوں۔

۱۔۲۔۴۔۳ کو ملانے سے مصیبت زدہ کے معنی دیتا ہوں۔

۱۔۲۔۳۔ کو ملانے سے پانی گرنے کی جگہ کا نام بن جاتا ہوں۔

۲۔۳۔۴۔ کو ملانے سے باد مشرق کے معنی دیتا ہوں۔

بتاؤ میں کیا ہوں؟

راقمہ۔ م۔ ب اہلیہ مرزا محمد شفیع صاحب لاہور

گل فردوس کرم مکرمی ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی ایم ایس نے اپنی مرحومہ اہلیہ صاحبہ کی یادگار میں یہ رسالہ شائع کیا ہے جسمیں جناب شوکت تھانوی کی نظم بہت ہی قابل قدر اور موثر پیرائے میں لکھی ہے نظم سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے کچھ اشک حسرت بہائے ہیں۔ اور حسن لاویز طریق سے اپنی اہلیہ کے حسن کا ذکر کیا ہے وہ پڑھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے اس ضرور کہوں گا کہ خدمت غم میں انسان کچھ ناگفتنی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اسمیں اسے معذور سمجھنا چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب نے مرحومہ کا کتبہ مری مقبرہ بہشتی میں لگوایا قطعہ تاریخ حسب ذیل ہے:

بعیش باغ حمیدہ کے گرفتہ آرام ؛ بود زچشمۂ احمد رواں امیر اب

بگفت جذب گہرے دار تن ادریں سال آئہ ؛ بہ سید طاہر روشن بطوبے شاداب

۱۳۵۲ھ

جمال ہمنشین از جناب راشد الخیری کی بہو جناب رازق الخیری ایڈیٹر رسالہ عصمت دہلی کی مرحومہ بیوی محترمہ خاتون اکرم کے ادبی مضامین کا مجموعہ۔ مرحومہ کی یادگار میں شائع کیا گیا ہے۔ نہایت اعلیٰ ورجہ کا لکھنا کاغذ کتابت چھپائی قابل تعریف مضامین کے عنوان یہ ہیں فانی زندگی۔ تغیرات زندگی۔ یہ نہ گئی زمانہ۔ اجل عالم نزع۔ حسرت گاہ دنیا۔ موسم بہار۔ ساون آیا۔ پھول۔ رمضان۔ عید۔ زندہ ہستی۔ زندگی زندہ ہستی۔ مشعل ہدایت۔ کسی کی یاد۔ وعدہ وفائی۔ ہنسی۔ مذاق۔ خوشی کا دن۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ ملنے کا پتہ:- دفتر عصمت دہلی

وصیّتیں

وصیّت ۲۷... میں نواب بیگم زوجہ چوہدری غلام غوث صاحب قوم رندھاوے زمیندار ساکن علی پور تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ...للعہ حق مہر ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اسکے علاوہ جسقدر متروکہ بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲۷/۱۲ انگوٹھہ نواب بیگم موصیہ گواہ شد غلام غوث خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام سرور برادر غلام غوث بقلم خود۔

وصیت ۲۷۱۰ع میں طالعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد سلطان صاحب قوم جٹ ساکن قادر آباد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی للعہ ہے کل میزان للعہ ہے۔ العبد موصیہ طالعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد سلطان گواہ شد فضل احمد بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد بقلم خود ساکن قادر آباد ۲۶/۴ ۱۵

وصیت ۲۷۵۷ میں سعیدہ بیگم زوجہ بابو عبد العزیز صاحب احمدی قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ساکن فیروز پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے زیورات قیمتی ... روپیہ مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمدنی ۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) ادا کرتی رہونگی۔ میری وفات کے وقت میری جائداد مندرجہ بالا نیز جو کوئی اور ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موصیہ سعیدہ بیگم بقلم خود ہیڈ معلّمہ گرلز سکول فیروز پور۔ گواہ شد۔ علی محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروز پور۔ گواہ شد۔ عبد العزیز عفی عنہ کلرک ورک شاپ آرسنل فیروز پور۔

وصیت ۲۷۵۸ - میں رقیہ خاتون بنت مولوی عبد الماجد صاحب قوم قریش پیشہ زمینداری عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن موضع پورینی تحصیل و ضلع بھاگلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اسوقت جو مجھ کو دین مہر میں ملی ہے قیمتی پندرہ سو روپیہ ۱۵۰۰ ہے۔ میں اسکا ایک ثلث یعنی ۱/۳ صدر انجمن احمدیہ قادیان مقبرہ بہشتی میں وصیت کرتی ہوں (۲) میرے مرنے کے بعد یا میری زندگی میں جسقدر جائداد یا نقد مجھ کو حاصل ہو اسکے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد رقیہ خاتون بقلم خاص۔

گواہ شد۔ ابو المجید عبد الماجد امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص

گواہ شد۔ علی احمد سکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص۔

وصیت ۲۷۵۹ - میں حمیدہ بیگم بنت منشی غلام حیدر صاحب زوجہ مہر حمید اللہ صاحب قوم ڈار عمر ۱۸ سال ساکن شیخوپورہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد مہر زیورات کل الف ۱۰۰۰ روپے ہے۔ العبد نعیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ میر حمید اللہ خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام حیدر سب انسپکٹر اشتمال اراضی بقلم خود

وصیت ۲۷۸۳۔ میں روضۃ النساء زوجہ مولوی عبد الماجد قوم قریشی پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال بیعت ۳ نومبر ۱۹۰۷ء ساکن پورینی ضلع بھاگلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت جو مجھکو ترکہ میں اپنی والدہ مرحومہ سے ملی ہے جسکی قیمت مبلغ نو سو روپیہ ہے میں اسکا ایک ثلث یعنی ⅓ صدر انجمن احمدیہ قادیان مقبرہ بہشتی میں وصیت کرتی ہوں (۲) میرے مرنیکے بعد یا میری زندگی میں جسقدر جائداد یا نقد مجھکو دین مہر یا متروکہ شوہری سے حاصل ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ العبد۔ روضۃ النسا بقلم خاص۔ گواہ شد۔ ابو المجید عبد الماجد امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص۔ گواہ شد۔ علی احمد سکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص۔

وصیت ۲۷۷۵۔ میں زینب بی بی زوجہ ناظر خان صاحب افغان پیشہ دہی عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی دو صد روپیہ یہ زیور مہر میں مجھے ملا ہے۔ فقط والسلام۔ العبد موصیہ زینب بی بی۔ گواہ شد ناظر خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد منشی خان ڈیریانوالہ

وصیت ۲۷۳۸۔ میں خورشید بیگم زوجہ میاں محمد لطیف صاحب ککے زئی عمر ۲۵ سال ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۳۰ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ زیورات۔ مہر۔ برتن قیمتی الف ۱۰۰۰ روپیہ ہے جس میں سے نقد ایک ٹکڑہ سونا جو اندازاً ½ تولہ ہے۔ بمد وصیت ادا کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی ذمہ وار ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ خورشید بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حافظ نور محمد فیض اللہ چک۔ گواہ شد۔ محمد لطیف نمبردار خاوند موصیہ

وصیت ۲۶۱۷۔ میں برکت بی بی زوجہ نظام الدین قوم جٹ عمر ۶۰ سال ساکن کاہلواں ضلع امرتسر حال مہاجر قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو اسکے ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد مہر ہے یکصد روپیہ۔ فقط والسلام۔ العبد۔ برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد عبد الکریم پسر موصیہ۔ گواہ شد نظام الدین خاوند موصیہ ۲۲/۶/۲۷

(بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)